خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 53

Track 1

Time 41:22

۱۔ہر مخلوق میں عقل موجود ہے ۔

بسم اللہ ......

... معزیز حا ضرین محترم خواتین بز رگوبھا ئیوں اور بچوں السلام و علیکم

دنیا میں جتنے بھی لوگ آبا د ہیں وہ اس بات کو اچھی طرح جا نتے ہیں کہ وہ
لوگ جو علم سیکھ لیتے ہیں ہمیشہ وہ لوگوں کے مقابلے میں جو علم نہیں جا
نتے معزیز اللہ تعالیٰ کے معاملات میں جب غو رو فکر کیا جا تا ہے تو اس میں
بھی یہ بات ہمیں نظر آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ چو بیس ہزار پیغمبر
اس دنیا میں بھیجے ہر پیغمبر کی زندگی یہی رہی کہ انہوںنے انسان اور حیوان
کو ممتا ز کرنے کے لئے جو قاعدے بتا ئے وہ یہ ہے کہ انسان تمام دو سرے
حیوانات سے اس لئے افضل ہے کہ اس کے اندر اللہ تعالیٰ نے علم سیکھنے کی
صلاحیت دے دی ہے جہاں تک عقل و شعور کا تعلق ہے عقل و شعور ہر فرد کو
مخلوق میں ہر نو ع کو اور نوع میں ہر فرد کو تقسیم ہو ئی ہے ۔کو ئی بھی
آدمی اس بات کا دعویٰ نہیں کر سکتا کہ عقل و شعور صرف انسان کو اللہ
تعالیٰ نے عطا کیا ہے اس لئے یہ بات مشا ہدے میں ہے کہ چھوٹی سے چھوٹی
چیونٹی اور بڑے سے بڑا ہا تھی بھی عقل رکھتا ہے٧ چیونٹی کے بارے میں آپ
لوگوں نے سنا ہوگا اور قرآن پاک میں بھی چیونٹی کے عقل کے بارے میں اللہ
تعالیٰ نے وضا حت سے بیان کیا ہے اور انتہا ء یہ ہے قرآن پاک کی ایک سورت کا
نام سورہ نعمل یعنی چیونٹی ہے چیونٹی بر سات کے آنے سے پہلے پہلے اپنے لئے
ذخیرہ جمع کر لیتی ہے اجناس کا اور جن لوگوں نے اس سلسلے میں ریسرج کی
ہے وہ یہ بتا تے ہیں کہ چیونٹی زمین کے اندر جب ذخیرہ کر تی ہے تو اس ذخیرے
کے لئے وہ الگ الگ اسٹور بنا تی ہے مثلاً چینی کی جگہ چینی رکھتی ہے ،چا ول
کی جگہ چا ول رکھتی ہے گہیوں کی جگہ گیہوں رکھتی ہے اور وہ دیوار کے اندر
دیوار کو کھود کر اس طرح اسٹور بنا تی ہے اگر زمین کے اندر کسی طرح پا نی
بھی دا خل ہو جا ئے وہ جو اسٹور جو ہے اس کے خراب نہیں ہوتے ظاہر ہے اگر
چیونٹی کے اندر عقل نہ ہو تو یہ اتنا بڑا پرو گرام اس کی زندگی سے متعلق نہیں
چل سکتا ہا تھی کے بارے میں آپ نے سنا ہو گا کہ بہت ذہین ہو تا ہے گھو ڑے
کے بارے میںآپ نے سنا ہو گا کہ بہت عقل مند ہو تا ہے اور اپنے مالک کا انتہا ئی
وفا دار ہو تا ہے اس کے اشا روں پر چلتا ہے لڑا یاں لڑتا ہے محاذ پر گھوڑے کے

اوپر جو سپا ہی بیٹھا ہو ا ہو تا ہےاس کے اشاروں کے مطا بق آگے پیچھے ہو تا جا
تا ہے چڑیا ں آپ دیکھیں چڑیوں کا بھی یہی اصول ہے کہ جب ان کے بچے ہو تے
ہیں وہ بچوں کو دا نہ بھی دیتی ہیں ان کو اڑنا بھی سیکھا تی ہیں مقصد یہ ہے
کہ یہاں دنیا میں کو ئی بھی مخلوق ایسی نہیں ہے جس کے بارے میں یہ کہا جا
ئے کہ اس کے اندر عقل نہیں ہے کھا نے کی عقل ،سو نے کی عقل ،سر دی گر
می سے بچا ئو کی عقل ،بچوں سے پیار کر نے کی عقل اور بچوں کو تر بیت دینے
کی عقل ہر مخلوق میں موجود ہے بلی کو آپ دیکھیں بلی اپنے بچوں کو کس
طرح پا لتی ہے پر وارش کر تی ہے اور اسے شکار کرنا سکھا تی ہیں مر غی کو
آپ دیکھیں ایک مر غی ماں بعض اوقات اس کے بیس بیس بائیس با ئیس بچے ہو
تے ہیں چھوٹے چھوٹے خوبصورت بچے آپ نے دیکھیں ہو نگے جب مر غی کو اس
بات کا خطرہ لا حق ہو تا ہے چیل اس کے بچے کو اٹھا لیجا ئے گی تو وہ ایک
مخصوص آواز نکالتی ہے سارے بچے جمع ہو جا تے ہیں اور اس کے پروں کے نیچے
بیٹھ جا تے ہیں اور مر غی پروں کو پھولا کر بچوں کو اپنی گو د میں اس طرح
سمیٹ لیتی ہے کہ کو ئی بچہ نظر نہیں آتااور چیل کی نظر سے بچ جا تا ہے اس
سے کو ن آدمی انکار کر سکتا ہے کہ یہ مر غی کی عقل کی بات ہے کہ اس نے
اپنے بچوں کی حفا ظت کے لئے بچوں کو اپنے پروں میں چھپا لیا دو سری بات اس
میں یہ سامنے آتی ہے کہ مر غی کے بچوں میں بھی عقل ہے اگر بچوں میں عقل
نہ ہو تی کہ مر غی کی مخصوص آواز سن کر بچے ماں کی گو د میں سمٹ جا
تے ہیں جتنا بھی آپ غو ر کریں گے زمین کے اوپر رہنے والی مخلوق کے بارے میں
کو ئی چیونٹی ہو بکر ی ہو شیر ہو کو ئی اور جانور ہو آپ کو عقل ضرور
نظرآئے گی اس بات سے آپ کیسے انکا ر کر سکتے ہیں کہ شیر نے کبھی پتے نہیں
کھا ئے وہ عقل و شعور کے اعتبار سے یہ بات جانتا ہے ہے کہ شیر کی غذا گو
شت ہو تی ہے پتے نہیں ہو تے اس بات سے کو ن آدمی انکا ر کر سکتا ہے کہ
کبھی کسی نے بکر ی کو گو شت کھا تے ہو ئے نہیں دیکھااس لئے کہ بکر ی کا
عقل و شعور اسے یہ بتا تا ہے کہ بکر ی صرف گھا س پات اور پتے ہی کھا سکتی
ہے گو شت اس کے کھا نے کی چیز نہیں ہے اب جب ہم زمین کے اوپر موجود
تمام حیوانات کی زندگی کو دیکھتے ہیں تو ہمیں ہر جاندار چیز کے اندر عقل کی
کا ر فرما ئی نظر آتی ہے جب انسان کا اورزمین پر مو جود دوسری مخلوقات کا
تجزیہ کر تے ہیں ایک دو سرے کی زندگی کے معاملا ت پر غورو فکر کر تے ہیں تو
ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ جس طرح ایک بلی میں عقل ہے ایک کتے میں عقل ہے
اگر عقل و شعور کی بنیاد پر حیوانات اور انسان کا تذکر ہ کیا جا ئے تو ہم کسی
بھی طرح انسان کو محض عقل و شعور کی بنیا دپر حیوانات سے ممتا ز قرار
نہیں دے سکتے یہ کہا جا سکتا ہے کہ جا نورو ں میں عقل کم ہو تی ہے اور
انسانوںمیں عقل زیادہ ہو تی ہے لیکن ہم یہ بھی دیکھتے ہیںکہ انسانی برا دری
میں بھی ایسے لوگ ہو تے ہیں جو عقل وشعور کے اعتبار سے بھیڑ بکر ی سے بھی
کم ہو تے ہیں جنہیں ہم ریٹائر کہتے ہیں باولے کہتے ہیں کم عقل کہتے ہیں

پاگل لو گ کہتے ہیں اب دیکھنا یہ ہے کہ انسان جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ساری
کا ئنات بنا ئی انسان جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس کا ئنات کو مسخر کر دیا
انسان جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے چا ند کوسورج کو زمین کو آسمان کو ستا روں
کو محکوم بنادیا کس بنیاد پر دو سرے حیوانات سے ممتا ز ہے جہاں تک چا ند
سورج کی رو شنی کا تعلق ہے اگر یہ کہا جا ئے گا صاحب چا ند کا مسخر ہو نا
یہ ہے کہ چاند میں سے انسان کوک فا ئدہ پہنچتا ہے اگر یہ کہا جا ئے تو سورج
کی دھو پ سے انسان کو فا ئدہ پہنچتا ہے کیونکہ سورج انسان کو رو شنی پہنچا
تا ہے دھو پ پہنچا تا ہے اس لئے سورج انسان کے لئے مسخر ہے تو یہ بات بڑی
جہا لت کی اور بڑی بے وقوفی کی ہے اس لئے ہم دیکھتے ہیں کہ سورج کی
تپش سے سورج کی رو شنی سے سورج کی دھو پ سے جس طرح انسان کو فا
ئدہ پہنچتا ہے اسی طرح سورج کی رو شنی سے درختوں کو بھی فا ئدہ پہنچتا
ہے حیوانات کو بھی فا ئدہ پہنچتا ہے نبا تا ت کو بھی فا ئدہ پہنچتا ہے اور
جمادات کو بھی فا ئدہ پہنچتا ہے چا ند کی چا ندنی سے انسان کے اندر شنساری
کی کیفیت پیدا ہو تی ہے تو چا ند کی شنساری سے دو سرے حیوانات میں بھی
ایک کیفیت پیدا ہو تی ہے اور اس سے وہ خوش ہو تے ہیں ان اب آپ نے سنا
ہوگا ایک پرندہ ہو تا ہے چا کو ر جب چا ند کی چا ند نی شباب پر ہو تی ہے تو
چو کور اس چا ند کو پکڑ نے کے لئے اس چا ندکے قریب ہو نے کے لئے اڑتا ہے پر
ندہ اور اتنا اڑتا ہے اتنا اڑتا ہے کہ وہ اوپر ہی اوپر اوپر ہی اوپر پر واز کرتا رہتا
ہے اور اسی پر واز کے دو ران اس کی ہمت ختم ہو جا تی ہے اور وہ زمین پر
گر کر مر جا تا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا اگر چو کور کا اور انسان کا موازنہ کیا
جا ئے تو چا ند کی کیفیت سے سرشاری چو کور کے اندر ز یادہ ہے انسان کے اندر
نہیاسی صورت سے رات کی تا ریخی سے انسان کے اندر ایک سکون پیدا ہوتا ہے
اعصاب کو آرام ملتا ہے لیکن ہم یہ دیکھتے ہیں ایسے پر ندے بھی ہیں کہ جو
رات کے اندھیرے میں ہی اپنا سب کام کر تے ہیں اب مثلاً الو ہے الو کو دن
کونظر ہی نہیں آتا اسے رات ہی کو نظر آتا ہے چمکاڈر ہے اسے دن کو نظر
نہیں آتا رات ہی کو نظر آتا ہے تو اب ہم یوں کہیں گے ایک چمکا ڈر کا اور الو کا
اور انسان کا موازنہ کیا جا ئے تو الو اور چمکا ڈر انسان سے اس لئے افضل قرار
پایا کہ انسان اندھرے میں دیکھ نہیں سکتا الو اندھیرے میں دیکھتا ہے اور میلوں
میل پرواز کر تا ہے دن کی رو شنی کا بھی یہی حال ہے کہ جب دن کی رو شنی
ہو گی اس میں زمین کے اوپر جتنی بھی مخلوق موجود ہے سب کو فا ئدہ پہنچے
گا یا نقصان پہنچے گا تو وہ کون سی چیز ہے جس کی بنیاد پرچاند سورج زمین
آسمان ستا رے فرشتے انسان کے لئے محکوم کر دئیے گئے ہیں یہ حاکمیت نہیں
ہے چا ند جب اپنی دیوٹی دے رہا ہے اور ضرور آپ کو چا ندنی ملے گی یہ
محکومیت نہیں ہے سورج مشرق سے نکلتا ہے اور مغرب میں غروب ہو جا تا
ہے اور آپ اس کی دھوپ سے فا ئدہ اٹھا تے ہیں اور دھوپ سے تو ہر چیز فا ئدہ
اٹھا رہی ہے تو قرآن پاک میں جب ہم انسان کا اور دو سری مخلوقات اور

حیوانات کا مطا لعہ کر تے ہیں تو ہمیں ایک ہی بات نظر آتی ہے جو انسان کے
شرف کی ہے وہ یہ ہے کہ زمین پر موجود کو ئی بھی مخلوق عقل و شعور کے
اعتبار سے مکمل ہے اپنے حالت کے مطا بق لیکن کوئی مخلوق علم نہیں سیکھ
سکتی کسی بکری کے اندر یہ صلاحیت نہیں ہے کہ وہ الف ب ت سیکھ کر کو
ئی علم حا صل کر ے انگریزی سیکھ لے اردو سیکھ لے ہندی سیکھ لے سائنس
سیکھ لے رو حانیت سیکھ لے یہ وصف صرف جو ہے انسان کے اندر ہے اس کا
مطلب یہ ہوا کہ انسان دو سری تمام مخلوقات سے اس لئے ممتا ز ہے کہ اللہ
تعالیٰ نے اس کے اندر ایک اضا فی صلا حیت رکھ دی ہے وہ اضا فی صلاحیت یہ
ہے کہ اس صلاحیت سے آدمی علم سیکھتا ہے علوم سیکھ سکتا ہے کو ئی بھی
علم ہو انگر یزی ہو سائنس ہو اردو ہو رو حانیت ہو لیکن تاریخ انسانی
کروڑوں سال کی تاریخ ہے اس کرو ڑوں سال کی تا ریخ میں ایسی ایک بھی
مثال نہیں سامنے آئی کہ کسی کبو تر نے پہلی کلا س پڑھی ہو دو سری کلاس
پڑھی ہو بی اے کیا ہو ایم اے کیا ہو یا کو ئی کبو تر رو حانی علوم سیکھ کر اولیا
ء اللہ بن گیا ہو یا کا ئنات میں موجود کو ئی بھی چھوٹی یا بڑی مخلوق پیغمبر بن
گئی ہو اس لئے کہ پیغمبر بغیر علم کے ہو تے ہی نہیں ہیں تو انسان کا شرف
یہ ہے انسان کے اندر اللہ تعالیٰ نے اضا فی صلاحیت رکھ دی ہے اور وہ صلاحیت
یہ ہے کہ انسان علوم سیکھ سکتا ہے کو ن سے علوم سیکھ سکتا ہے دنیا وی
علوم بھی سیکھ سکتا ہے مادی علوم بھی سیکھ سکتا ہے دنیا وی اور ما دی
علوم کے ساتھ ساتھ وہ غیب کے علوم بھی سیکھ سکتا ہے وہ ماورائی علوم بھی
سیکھ سکتا ہے یہ لوگ غلط کہتے ہیں کہ انسان کو غیب نہیں آتا یا غیب وہ
نہیں سیکھ سکتا یہ جو لوگ کہتے ہیں انسان کو غیب غیب نہیں آتا غیب نہیں
سیکھتا وہ قرآن کے خلاف بات ہے اللہ تعالیٰ نے جب آدم کو بنایا کون آدم؟
ہمارے باپ ہمارا دادا آدم جس کی ہم اولاد ہیں جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے باپ
آدم کو بنانے کا ارادہ کیا ہمارے باپ کی تخلیق کر نی چا ہی تو فرشتوں سے اللہ
تعالیٰ نے کہا میں زمین میں اپنا نا ئب اپنا خلیفہ اور اپنے اختیارات دے کر اس
کواپنا قائم مقام بنانے کے لئے زمین پر اپنا نا ئب اور خلیفہ بنانے والا ہو ں فرشتوں
نے کہا کہ صاحب خون خرابہ کر ے گا فساد بر پا کر دے گا اللہ تعالیٰ نے آدم کو
علوم سیکھا ئے کو ن سے علوم سیکھا ئے یہ بالکل الگ بات ہے بر حال اللہ تعالیٰ
نے آدم کو علوم سیکھا ئےاور فرشتوں کے سامنے آدم کو پیش کیا اور اللہ تعالیٰ
نے فرمایاکہ جوکچھ ہم نے تمہیں سیکھا دیا ہے وہ تم فرشتوںکے سامنے بیان کردو
جب آدم نے اللہ تعالیٰ کے سیکھا ئے ہو ئے علوم فرشتو ں کے سامنے بیان کئے تو
فرشتو ں نے اس بات کا اقرار کیا کہ بیشک ہم یہ علوم نہیںجا نتے جو آپ نے آدم
کو سیکھا دئیے اور اس بنیاد پر فرشتے وہ علوم نہیں جا نتے تھے جو آدم جانتا تھا
فرشتوں نے آدم کی حاکمیت کو قبول کر لیا اور آدم کو سجدہ کیا سجدے سے مرا
دیہ نہیں ہے جو ہم سجدہ اللہ میاں کو کر تے ہیروحانی لوگ سجدے سے مراد
یہ لیتے ہیں کہ فرشتوں نے کیونکہ آدم کے پاس اللہ تعالیٰ کے خصوصی علوم کا

ذخیرہ تھا کیونکہ آدم کے پاس وہ علوم تھے جو فرشتوں کو نہیںآتے تو فرشتوں نے
آدم کے ان علوم کو سامنے رکھتے ہو ئے فرشتوں کی حاکمیت کو قبول کیا یعنی
آدم کے سامنے جھک گئے اب اس کا مطلب یہ ہوا کہ زمین کی بات تو آپ چھوڑ
دیںآدم کے پاس وہ علوم ہیں جو فرشتے بھی نہیں جانتے یعنی اللہ تعالیٰ نے آدم
کی جو فضلیت ہے وہ اس لئے قائم کی کہ آدم کو اللہ تعالیٰ نے وہ علو م سیکھا
دئیے ہیں جو کا ئنات میںکو ئی بھی جاندار یہ کہ فرشتے بھی نہیں جا نتے یہ
تذکرہ ہے ہمارے باپ آدم کا یا ہمارے جدِ امجد آدم کا دنیا میں جتنے بھی لوگ
ہیں وہ اس بات کو جانتے ہیں کہ اولاد میں ماں باپ کی طرز فکر منتقل ہو تی
ہے اولاد ماں باپ کا ورثہ ہو تا ہے تو ہم چو نکہ آدم کی اولاد ہیں اس لئے وہ
علوم جو آدم کو اللہ تعالیٰ نے سیکھا دئیے تھے بطور ورثہ کے اس کی ساری اولاد
میںمنتقل ہو ئے بطور ورثہ کہ آدم کے اندر منتقل ہو نے کا مطلب یہ ہے کہ آدم
کے اندر وہ صلاحیت موجودہے جس صلاحیت کی بنیاد پر آدم نے اللہ تعالیٰ کہ
علوم سیکھے تو انسان کاشرف یہ ہوا کہ انسان کے اندر خصوصی صلاحیت اللہ
کی عنا یت کر دہ ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان علوم سیکھ سکتا ہے عالم ن
سکتا ہے کائنات میں دو سری کو ئی مخلوق انسان کے مقابلے میں علم نہیںسیکھ
سکتی تو اگر ہمیں اپنے شرف کو بحال رکھنا ہے اگر ہمیں خود کوحیوانات سے
اور دو سری تمام مخلوقات سے ممتاز دیکھنا ہے تو اس کی ایک ہی صورت
ہوگی وہ یہ ہے کہ ہمارے اندر ہمارے باپ آدم کا ورثہ یعنی علوم سیکھنے کی
صلاحیت جو موجود ہے ہمیں اس متحرک کر نا ہو گا ہمیں اس صلاحیت سے کام
لینا ہو گا اگر ہم علوم سیکھنے کی صلاحیت استعمال نہیں کر یں گے تو ہمارا
شمار حیوانات میں تو ہو سکتا ہے انسانوں میں نہیں ہو سکتا ہمیں شرف کبھی
بھی حاصل نہیں ہو گا جب تک کہ ہم علوم نہیں سیکھیں گے اب جب دنیا داری
کی بات آتی ہے آپ یہ دیکھیں جتنے بھی لوگ حکومت کر تے ہیں وہ ہمارے بھا ئی
ہو تے ہیں ہماری طرح پیدا ہو تے ہیں ہماری طرح جوان ہو تے ہیں ہماری
طرح بوڑھے ہو تے ہیں ہماری طرح مر جا تے ہیں لیکن ان میں اور عام آدمی
میں فر ق یہ ہو تا ہے کہ وہ علوم سیکھئے ہو ئے ہوتے ہیں اب یہ دیکھئے نے آپ
نے حکو مت کے کتنے بڑے بڑے شعبے ہیں میزاتیں ہیں اور سیگریٹیٹ ہیں اور کیا
ہیں اور کیا ہیںوہ حکومت کون لو گ چلا تے ہیں جاہل لوگ چلا تے ہیں یا پڑھے
لکھے لوگ چلا تے ہیں تو دنیا داری میں بھی علم کی الگ ایک حیثیت ہے محلے میں
ایک ہزار آدمی رہتے ہیں اور اسی محلے میں دو آدمی

Phd

رکھتے ہیں ظا ہر ہے وہ ایک ہزار آدمی کی حیثیت کو ان دو

Phd

کے مقابلے میں کم ہے جب بھی تذکرہ آئے گا علم کے میدان میں ان دو بندوں کا
تذکر ہ آئے گا ایک ہزار آدمی کا تذکرہ نہیں آئے گا اسی طرح چار بھا ئی ہیں

چار بھائی میںتین بھا ئی جا ہل رہے گئے ایک بھا ئی پڑھ لکھ گیا تو اس گھر میں
اس خاندان میں اس بھا ئی کی زیادہ عزت ہو گی جو پڑھا لکھا ہے ان تین بھا
ئیوں کی اتنی عزت نہیں ہو گی جو جا ہل رہے گئے تھے ۔ یعنی اس با ت کوآپ
جتنابھی سوچیں گے جتنا بھی اس کی گہرا ئی میں جا ئیں گے ایک ہی جواب آپ
کوملے گا کہ انسان کی فضلیت علم کی بنیا د پرقائم ہے اگر انسان میں علم نہیں
ہے تو اس کی حیثیت بھیڑ بکری کی ہے علاوہ کچھ نہیں سید نا حضور علیہم الصلوٰ ۃ
والسلام غار حرا میں تشریف فرما تھے ہمرا قبہ کے لئے جا یا کر تے تھے وہاں
حضرت جبرا ئیل علیہ السلام تشریف لا ئے اور فرمایا اقرا بسم ربک الذی ...خلق
دیکھئے نبی آخرت زمان ﷺ جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ساری کا ئنات بنا ئی جو
اللہ کے بعد سب سے زیادہ افضل اور سب سے زیادہ بزرگ بندے اور پیغمبر ہیں
اللہ کے محبوب ہیں وہاں بھی علم زیر بحث آگیا ہے اقرا بسم ربک الذی خلق...
پڑھ اپنے رب کے حکم سے یعنی اللہ تعالیٰ کا وہ محبوب بندہ جس کے لئے ساری
کائنات اللہ نے بنا ئی ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو بھی فرشتوں کے ذریعے علم سیکھا
یا اسی طرح جتنی بھی پیغمبرا ن علیہم الصلوٰ ۃ والسلام ہیں آپ دیکھئے
حضرت جبرا ئیل تزریف لا تے تھے اور نہیں پڑھا تے تھے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات
ان کے اوپر نا زل ہو گئے علم ہے اب یہ۰ہ قرآن تو ریت زبور انجیل اور آسمانی
دو سری کتا بیں صحفیں یہ سب کیا ہیں علم کے علاوہ تو کچھ نہیں ہے سب
کچھ علم ہے اب آپ یہ غو ر فرما ئیں کہ آدم سے لیکر اب تک آدم کی اولاد
زمین پر پیدا نہ ہوتی رہی اور مر تی رہی بر حال آدم سے اس کا رشتہ قائم رہا
آدم کی اولاد آدم ہی ہو تی ہے سیدنا حضور علیہم الصلوٰ ۃ والسلام کو چو دہ
سو سال گزر گئے۔جب ہم اپنا ابتدائی دور دیکھتے ہیں تو وہاں علم کا چر چا ہے
ہر طرف علم ہے حضور پاک ﷺنے فرمایادیا تا کہ ہر مسلمان مر د اور ہر
مسلمان عورت پر علم سیکھنا فرض ہے یعنی مسلمان اس وقت تک مسلمان
ہو تا ہی نہیںہے جب تک کہ وہ علم کی تکمیل نہ کر ے صحابہ اکرام ان کے بعد
دو سرے جو بزرگ ہیں وہ قرآن کا علم جا نتے ہیں حدیث کا علم جا نتے تھے اللہ
اور اللہ کے رسول اللہﷺ کی تعلیمات کو جا نتے تھے ان تعلیمات کی موجودگی
میں مسلمانوں نے ساری دنیا پر جو حکمرا نی کی ہے مسلمانو ں نے جو سائنسی
ایجا دات او ر تر قی کی ہیں سب جانتے ہیں کو ئی چھپی ہو ئی بات نہیں ہے
لیکن ایسا ہوا جیسے جیسے حضور پاکﷺکے دور سے ہم لوگ دور ہو تے چلے گئے
غیر مسلموں کی سازش سے لا پر واہی سے یا سستی اور کا ہلی سے ہم علم
کو چھوڑ تے چلے گئے مسلمان قوم میں جہا لت کا عنصر غالب ہو تا چلا گیا
جیسے جیسے مسلمان جا ہل ہو تے چلے گئے غیر مسلم عالم فا ضل ہو تے چلے
گئے نتیجہ آپ کے سامنے ہے کہ وہی اسلاف ہمارے آبا ئو اجدا د ہمارے ماں باپ
جو ساری دنیا پر حکمرا نی کر تے تھے آج ان لوگوں کے غلام ہیں جو کل ہمارے
محکوم ہیں کیوں اس لئے کہ انہوں نے علم سیکھ لیاہمارے اندر سے علم نکل گیا
ہے اگر ہمیں اپنی نسل کو پروان چڑھنا ہے اگر ہمیں دو بارہ اپنا اقتدار حاصل

کر نا ہے اگر ہمیں غلام اور محکوم بن کررزندہ نہیرہنا ہے غیر مسلموں کا
تصارت مسلمانوں کے اوپر کیا ہے علم کے بدلے اور ہمارے پاس تواللہ کی دی ہو
ئی کتاب ہے جس میں وہ تمام علوم ہیں اوار تمام دنیا پر ہماری حکمرا نی قائم
ہو سکتی ہے غیب کے علوم قرآن پاک میں موجود ہیں کائنات کے تسخیری فا
رمولے قرآن پاک میں موجود ہے کس طرح زندہ رہے اس کے تمام طریقے موجود
ہیں کھانے کے آداب پا نی پینے کے آداب کا رو بار کر نے کے آداب دو ستوں کے
حقوق رشتے دا روں کے حقوق والدین کے حقوق اولاد کے حقوق وہ کون سا ایسا
شعبہ ہے جو قرآن پاک میں موجود نہیں ہے سب موجود ہے اللہ تعالیٰ نے خود
فرمایا قرآن ایک ایسی کتاب ہے کہ اس میں میں نے ہر چھوٹی سے چھوٹی اور
بڑی سے بڑی بات کو وضا حت کے ساتھ بیان کر دیا قرآن کا مطلب کیا ہے قرآن
کا مطلب اس کے علاوہ کچھ نہیں کہ قرآن اللہ کے علوم کے تا بع ہے قرآن ایک
ایسی کتاب ہے جس کے اند ر ہمارے پیغمبر سیدنا حضور علیہم الصلوٰ ۃ والسلام
نے اپنی امت کے لئے تمام علوم کو ذخیرہ کیا تو طے یہ ہوا کہ انسان اس بنیاد پر
بھیڑ بکر ی سے افضل نہیں ہے کہ اس کے اندر عقل ہے بلکہ انسان بھیڑ بکری
سے اس لئے افضل ہے کہ اس کے اندر علوم سیکھنے کی صلاحیت ہے وہ علوم
سیکھ لیتا ہے اور اگر انسان علوم نہیں سیکھے گا تو اس کی حیثیت بھیڑ بکریوںکے
برابر تو ہو سکتی ہے لیکن وہ بھیڑ بکر ی اسے نہیںسیکھ سکتے اب یہ علوم
سیکھنے سیکھا نے کا مسئلہ سامنے آیا تو پہلے تو ہم نے یہ مراقبہ ہال قائم کئے
اس بنیاد پر کہ انسان اپنی رو ح سے دور ہو گیا ما دیت کو اس نے سب کچھ
سمجھ لیا ہے اس وقت سے انسان بے سکون ہو گیا ہے بے چین ہو گیا پر یشان
حال ہو گیا محکوم ہو گیا دنیا میں ذلیل تر ین قوم میں اس کا شمار ہو نے لگا ہے
اس لئے اس کے پاس نہ علوم ہیں نہ اس کے بعد آپ کو ئی رو حانی صلا حیت
تھی جس کی بنیا د پر وہ اپنی شناخت بتا تا بر حال وہ ایک مرا قبہ کا سلسلہ
شروع ہوا بیس بائیس سال سے میں اس سلسلہ میں لگا ہوا ہوںاللہ تعالیٰ نے
اس میں کامیابی دی لوگوں کو سکون بھی ملا لوگوں کی پریشانیاں بھی ختم ہو
ئیں بہت سارے لوگوں کو بیماریوں سے بھی نجات ہو ئی لوگ محبت سے بھی
واقف ہو ئے لوگوں کے اندر سے حسد جلن اور نفرت کے جذبات بھی ختم ہو ئے یہ
اللہ کی مہر بانی کا کرم ہے تفرکہ بازی بھی کم ہو ئی تو اللہ کا بڑا کرم ہوا کہ
کافی لوگ جو ہیں ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو گئے تو پھر ہم نے سر جوڑ کے
مشوارہ کیا ہمارے یہاں میٹنگز ہو تے رہتی ہیں یہ سوچتے رہتے ہیں کہ بھئی
کس طرح کام کریںکس طرح کام کریں تو یہ طے ہو ا کہ رو حانیت کے ساتھ
ساتھ مرا قبوں کے ساتھ ساتھ علوم پر بھی توجہ دی جا ئے۔اس علم کو حاصل
کر نے کے لئے ہمارے دوستوں نے ہمارے ساتھیوں نے ہمارے بچوں نے ان لا ئبریریوں
کا سلسلہ قائم کیا عظیمیہ رو حانی لا ئبریری اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان
کے گھر گھر جا کر ہم دستک دیں اے بھا ئیوں ہم نے تمہا رے لئے ایک سینٹر کھول
دیا ہے آئو اور علم سیکھوںکو ئی پیسہ نہیں کو ئی فیس نہیں صرف وقت چا ہئے

تو آپ کے سعدے آباد میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ کے بچوں کی
کوشش بڑے سعید بچے ہیں جن لوگوں نے بھی یہ کوشش اور جدو جہد کی ان
علوم کو عام کر نے کے لئے آپ کے بچے آپ ان کے لئے دعا کر یں اللہ تعالیٰ انہیں
اور ہمت اور تو فیق عطا فرما ئے تو یہ ہم نے سینٹر قائم کیا ہے۔ عظیمیہ روحانی
لا ئبریری کے نام سے میری اپنے بزرگوں سے اپنے بھا ئیوں سے اپنی مائوں اور
بہنوں سے درخواست ہے کہ اپنے بچوں کے اندر علم سیکھنے کا جذبہ پیدا کر و کو
شش کر یں کہ زیادہ سے زیادہ علوم حاصل کر یں دنیا وی علوم حاصل کر یں رو
حانی علوم بھی حاصل کر یں ہربنا اتنا حسنہ ... یا اللہ ہماری دنیا بھی اچھی کر
یا اللہ ہمارا دین بھی اچھا کر تو دنیا اچھی کر نے کے لئے ہمیں دنیا وی علوم
سیکھنے ہو نگے تا کہ ہم ایک معزیز شہری بن کر زندگی گزاریں اور اللہ سے قر
بت کے لئے اور کائنات میںموجود تمام مخلوق سے ممتاز ہونے کے لئے اور اللہ کے
دئیے ہو ئے اپنے شرف کی حفا ظت کے لئے ہمیں دنیا وی علوم کے ساتھ ساتھ رو
حانی علوم بھی سیکھنے ہیں دنیا وی علوم کے لئے یہاں اسکول کھلے ہو ئے ہیں
ہمیں چا ہئے کہ ہم اپنے بچوں کو علم کی طرف زیادہ سے زیادہ تواجہ دیں تا کہ
بچے زیادہ دہ زیادہ علوم سیکھیں اور ساتھ ساتھ نوجوان نسل کے لئے آپ کو
شش کریں جدو جہد کر یں خود بھی آئیں انہیں بھی لائیں کہ وہ رو حانی سینٹرـ
میں رو حانی علوم سیکھیں آج کی یہ ابتدا ئی تقریب کا منشاء یہی ہے کہ اللہ
تعالیٰ ہمیں اپنے باپ آدم کے ورثے کو محفوظ رکھنے کی ہمت اور تو فیق عطا
فرما ئے اور اللہ تعالیٰ نے جو ہمارے اندر علم سیکھنے کی صلاحیت بطور خاص
عطا فرما ئی ایسی صلاحیت جو کائنات میں کسی کے بھی اندر نہیں ہے۔ فرشتوں
کے اندر بھی نہیں ہے۔ اس صلاحیت سے ہمیں فا ئدہ اٹھا نے کی تو فیق عطا فرما
ئے۔آپ لوگوں کا بہت شکر یہ آپ لوگ تشریف لا ئے اللہ تعالیٰ ہم سب کو
صحت عطا فرما ئے ہمارے کا رو بار میں بر کت عطا فرما ئے رزق میں تر قی
عطا فرمائے ہمارے بچوں کو اللہ تعالیٰ سعید بنا ئے ہمارے اوپر جو اولاد کے فرا
ئض ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے سر گوش کر ے اور ہم ایک زندہ قوم کی
طرح زندہ رہیں اور سیدنا حضور علیہم الصلوٰ ة والسلام کے مشن کی تر قی
میں ہم زیادہ سے زیادہ اپنا وقت لگا ئیں۔السلام و علیکم و رحمتہ ...اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 53

Track 2

Time :32:45

۲۔مرا قبہ کی حقیقت

... اعوذ باللہ

... بسم اللہ

... الحمد اللہ رب العالمین

... بسم اللہ

... ان اللہ و ملا ئکتہ یصلون ...اللھم صلی سیدنا محمد

... بسم اللہ

... وما ارسلنک اللہ رحمت اللعالمین

حا ضر ین مجلس ِ عزیزان گرا م پیا رے بچوں اور بچیو ں میں خواجہ شمس الدین عظیمی مرکزی مرا قبہ ہال کراچی سے آپ سے مخاطب ہوں آپ کی خدمت میں سلام عرض کر تا ہوں السلام و علیکم و رحمتہ اللہ عزیزان گرامی آج کا دن نہا یت پا کیزہ مقدس اور نو ع انسانی کے لئے نجات کا دن ہے آج کے دن کی بر کت اور سعادت سے رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوا ری دنیا میں اس وقت ہو ئی جب دنیا کی چا ر سو ظلمت اور اندھر ے کادور دورا تھا لوگ ایک دو سرے کے دشمن تھے لوگوں کے اندر خور زی اس طرح سرا ئیت کر گئی تھی کہ وہ اتنے شکی اور قلب ہو گئے تھے کہ اپنے زندہ بچوں کو دفن کرکے بھی تسکین حاصل کر تے تھے عقیدت کا یہ حال تھا کہ اپنے ہا تھ سے بنا ئے ہو ئے بتوں کی پر ستش کر تے تھے تین سو ساٹھ بت اللہ کے گھر میں سجائے ہو ئے تھے ہر قبیلہ کا الگ ایک بت تھا اس بت سے اپنے ضروریات کی کیفالت کے لئے دعا ئیں کر تے تھے ذہنی پست ماندگی کا یہ عالم تھا کہ یہ بات بھی ان کی سمجھ میں نہیں آتی تھی کہ پتھر سے ترا شے ہو ئے بت جو اپنے ہا تھ سے ترا شتے تھے وہ خدا کیسے ہو سکتے ہیں عقل کا استعمال اتنا زیادہ کم ہو گیا تھا ان کے ذہن میں یہ بات کہ انسان جو بو لتا ہے انسان جو حر کت کر تا ہے انسان جس کے اندر قوت مدافیت ہے انسان جو عقل و شعور رکھتا ہے اور بت جو نہ بولتے ہیں نہ حرکت کر تے ہیں نہ ان میں کسی قسم کا بھی عقل و شعور تھا اس کو وہ پر ستش کر تے تھے اور اس کو خدا مانتے تھے مختصر یہ ہے کہ میاں داری اللہ سے مخلوق کا رشتہ ٹوٹ چکا تھا ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ کو رحم آیا اللہ تعالیٰ غفوررحیم ہے اللہ تعالیٰ کو رحم آیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے ب بندے محمد رسول اللہ ﷺ کو اس دنیا میں بھیجا جب حضور پاک ﷺ اس دنیا میں تشریف لا ئے ولادت سے پہلے ان کے والدکا انتقال ہو گیا ابھی ساتھ سال کی عمر تھی تو والدہ صاحبہ کا انتقال ہو گیا حضرت آمنہ کا دادا نے سر پرستی کی تو اس طرح رسول اللہ ﷺ کی تر بیت برا ہ را ست اللہ نے کی یا یعنی وسائل بیج میں سے ہٹا لئے گئے اور رسو ل اللہ ﷺ کی پرورش ہو تی رہی حضور کے تر بیت میں اللہ کی ذاتی دلچسبی لی اور

حضور پاکﷺ اللہ اور کا ئنات کے بعد میں غو رو فکر کر تے رہتے جب رسول اللہﷺ
بڑے ہو ئے عقل و شعور سے آگہی حا صل ہو ئی تو رسول اللہﷺ غا ر حرا میں
تشریف لیجا نے لگے وہاں تنہا ئی میں بیٹھ کر یکسو ہو کر اللہ کی آیا ت میں اور
نشا نیوںمیں تفکر فرما تے تھے مختلف روایات ہیں تین سال ساتھ سال بر حال
ایک طویل عرصے تک غار حرامیں اللہ کی نشا نیوں پر غو رو فکر کر تے رہتے اور
اس غو رو فکر میں اتنی زیادہ مر کزیت قائم ہو گئی کہ اللہ تعالیٰ نے اس
فرضیت کو قبول فرما کر حضرت جبرا ئیل علیہ السلام کو غا ر حرا میں بھیج دیا
حضرت جبرا ئیل علیہ السلام غا ر حرا میں تشریف لا ئے حضور پاکﷺ سے فرمایا
پڑھ اپنے رب کے حکم سے حضور پاک ﷺ نے فرما یا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہو ں
حضرت جبرا ئیل علیہ السلام نے آپ کو اپنے سینے سے لگا کر کھنچا

اور کہا پڑھو آپ نے فرمایا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں جبرا ئیل نے تیسری مر تبہ
بازوں کے حلقوں میں لے کر آپ حضرت ﷺ کو دبایا اور کہا پڑھ اپنے رب کے نام
سے جس نے بنا یاآدمی لہو کی کھٹکی سے پڑھ اور تیرا رب بڑا کر یم ہے جس نے
علم سیکھا یا قلم سے سیکھا یا جو آدمی نہیں جا نتا تھا اس واقعے کے بات سیدنا
حضور علیہم الصلوٰ ۃ والسلام غار حرا سے اتر کر گھرکی طر ف تشریف لے گئے
جس وقت آپ گھر میں دا خل ہو ئے آپ کے چہرے کا رنگ پھکا پڑ چکا تھا اور تر
بھیت میں زوق غا لب تھا آپ دیوار کا سہا را لیکر چل رہے تھے زوجہﷺ متحرمہ
رسول اللہ ﷺ حضرت خدیجہ نے جب آپ کو ندھال دیکھا تو آپ کو سہا را دیااور
اس ندھال ہو نے کی اور تھکا ن ہو نے کی وجہ دریافت کی آپ ﷺ نے فرمایا مجھے
چا در ارا دو مجھے چا در اڑا دو انہوں نے آپ کو چا در اڑا دی جب طبیعت سنبھلی
تو آپ نے سارا واقعہ بیان کیا حضرت جبرا ئیل علیہ السلام غا ر حرا میں تشریف
لا ئے اور مجھے اللہ کا کلام پڑھا یا اور سیکھا یا اللہ تعالیٰ نے میرے اوپر فضل فرما
یااور ساتھ ساتھ یہ خدشہ ظا ہر کیاکہ مجھے اپنی جان کا ڈر ہے حضرت خدیجہ
نے آپ کو تسلی دی اور کہا اللہ تعالیٰ آپ کو رسوا نہ کر ے گا آپ صلائے رحمی
کر تے ہیں بیوائوں یتیموں کا خیال رکھتے ہیں کہی دستوں کا بندو بست کر تے
ہیں مہمان نوازی آپ کی عادت ہے اور حضرت خدیجہ آپ کواپنے چچا ذات بھا
ئی کے پاس لے گئی حضور ﷺ نے غار حرا میں پیش آنے والا واقع بتا یا تو ورقع بن
نے کہا خدا کا یہ کلام بلا شبہ وہی نا موں سے جو اس سے پہلے حضرت موسیٰ
کے اوپر نا ز ل ہوا تھا تین سال تک سیدنا حضور علیہم الصلوٰ ۃ والسلام راتوں کو
غا رحرا میں جا تے رہتے اور وہا ں صبح تک غورو حوز میں ڈو بے رہتے اور خدا وند
کے با رے میں سوچو وچا ر کر تے رہتے کبھی کھی جبرا ئیل کی آواز بھی سنا ئی
دیتی تو صرف یہ کہتے یا محمد آپ ﷺ اللہ رسول ہیںاور میں اس کا اللہ کا
فرشتہ تھا فرشتے جبرا ئیل حا ضرین مجلس یہ ایک واقعہ غا ر حرا کا رسول
اللہﷺ کی ذات سے متعلق ایسا ہے کہ ہر مسلمان مر د اور ہر مسلمان عورت
اس کو جا نتا ہے اللہ تعالیٰ نے یہ مسلمان مر داور خواتین کو عمر اور حج کی
زیارت کا حج ادا کیا ان میں سے بہت سے نصیب والے بندے اوربندیاں ایسی ہیں

جنہوں نے غا ر حرا کی زیارت کی ہے اس واقعے کو عرض کرنے کا مقصد یہ ہے
کہ اللہ تعالیٰ کے معاملات یا اللہ تعالیٰ سے قربت حا صل کر نے یا اللہ تعالیٰ سے
دو ستی کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان دنیا وی معاملات سے آزاد ہوکر یکسو
ئی کے ساتھ اللہ کی طرف متوجہ ہو اللہ کی طر ف متوجہ ہو نے کے لئے
ضروری ہے کہ اللہ کی پھیلا ئی ہو ئی نشا نیوں پر غو رو فکر کر یں رو حانی دنیا
میں تفکر یا مرا قبہ ایک ایسا عمل ہے کہ جس عمل کی بر کت سے سال کائنات
طریقت کو اللہ تعالیٰ وہ نظر عطا فرما دیتے ہیں جو نظر غیب میں دیکھتی ہے
جو نظر فرشتوں کو دیکھتی ہے اور اس کے بارے میں رسول اللہﷺ کا ارشا د گرا
می ہے کہ مومن کی فرا صت سے ڈرو کہ وہ اللہ کی نور سے دیکھتا ہے مومن
کی فرا صت سے ڈرو کہ وہ اللہ کی نور سے دیکھتا ہے اس میں تفکر بات یہ ہے
کہ ایک دیکھنا عام دیکھنا ہے اور ایک دیکھنا اللہ کے نور سے دیکھنا ہے اللہ کے نور
سے دیکھنے سے مرا د یہ ہے کہ مومن کے اندر ایسی صلا حیت بیدار ہو جا تی ہے
جس صلا حیت کی بنیا دپر وہ غیب کی صلاحیت کا مشا ہدہ کر تا ہے آپ سب
حضرا ت اس بات سے اچھی طرح واقف ہیں کہ گوشت پو ست کا انسان محض
گو شت پو ست کا انسان نہیں ہے گو شت پو ست کے انسان کی کو ئی اپنی
ذاتی حر کت نہیں ہے گو شت پو ست کا انسان ایک معمول ہے لیکن عامل اس
کی رو ح ہے کو ئی بھی اس بات سے انکا ر نہیں کر سکتا کہ جب انسان سے روح
رشتہ تو ڑ لیتی ہے تو جسم کی حیثیت ختم ہو جا تی ہے جتنے بھی حضرات دنیا
میں موجود ہیں ان کے تجر بہ میں یہ بات ہے کہ روح اگر جسم کے اندر ہے تو
انسان کے اندر حر کت ہے انسان کے اندر تقاضے ہیں ا نسان کے اندر خواہشا ت
ہیں اور اگر رو ح انسان سے رشتہ تو ڑ لیتی ہے تو انسان کے اندر نہ تقاضے رہتا
ہے نہ کو ئی خواہش ابھر تی ہے نہ اس کے اندر کسی قسم کی حرکت رہتی ہے
یہ ایسا تجر بہ ہے جو ہر انسان کو حا صل ہے اس لئے کہ دنیا میں جتنے بھی
انسان ہیں ان کے دادا نانا دادی نانی والد والدین بر حال اس دنیا سے جا تے ہیں
اور سب لوگ اس جسم کو جس کو چا ہتے تھے جسکوپیا ر کر تے تھے جس کے
اشاروں پر جھک جا تے تھے جس کی خدمت کرکے سکون حا صل کر تے تھے یا
جس کو شیطانی طرز والے لوگ پسند پر یشان ہو کر پر یشان کر کے خو ش ہو
تے تھے اس جسم سے جب روح رشتہ توڑ لیتی ہے تو اس کی کو ئی حیثیت با قی
نہیں رہتی اور اس کو قبر کے گڑھے میں لیجا کرچھوڑ آتے ہیں یہی صورت حال
میرے باپ پر گزر چکی ہے آج میں بھی باپ ہوں میرے اوپر بھی لا زماً گزرے گی
یہ صورت حال میرے دوست پر گز ر چکی ہے جس کو ہم مر نا کہتے ہیں تو اس
موت سے ہمیں کچھ حا صل نہیں ہے مجھے بھی ایک دن موت کا مزہ چکھناہے
رسول اللہﷺ کی تعلیمات کا خلا صہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو تخلیق کیا
اور تخلیق کا منشا ء یہ ہے اللہ تعالیٰ جو چا ہتا ہے کہ مخلوقات میں سے ایک
مخلوق انسا ن اللہ تعالیٰ کو پہچانے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اقرار کر ے اور اللہ
تعالیٰ سے اسے ہم کلا می کا شرف حاصل ہو مخلوق جتنی بھی مخلوق ہے ہر

مخلوق کے تقاضے یکساں ہیں ہرمخلوق کے اندر بھوک کا تقاضہ ہے ہرمخلوق کے
اندر پیاس کی اشتہا ء ہے ہر مخلوق کے اندر اس بات کی خواہش ہے کہ وہ
باپ بنے ماں بنے انسان کے اندر بھی یہ سارے تقاضے موجود ہیں لیکن مخلوقات
میں سے ایک مخلو ق انسان ایسی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس صلا حیت سے
نوازا ہے کہ وہ اللہ کو پہچان لیتا ہے وہ اللہ سے قریب ہو جا تا ہے وہ اللہ سے
ہم کلام ہو جا تا ہے اور اللہ کی بنا ئی ہو ئی کا ئنات میں تفکر کرکے کا ئنات کا
نما ئدہ بنے رسول اللہ ﷺ کی غار حرا کی سنت غورو فکرکا عمل درا صل مرا قبہ
ہے یعنی رسول اللہﷺ مکے کی آبا دی سے دور تشریف لیجا کر ایک گو شے میں
بیٹھ کر اللہ کی نشانیوں پر غورو فکر کر تے تھے غورو فکر سے مرا د مرا قبہ)

Constration

غورو فکر گہرا ئی میں سو چنا تحقیق کر نا ریسرچ کرنا یہ سب مرا قبہ میںآتا(
ہے رسول اللہﷺ اور تمام انبیا ء اکرا م علیہم الصلوٰ ة والسلام نے نو ع انسانی کو
ایک ہی پیغام دیا اور وہ پیغام یہ ہے انسان ایک ایسی مخلوق ہے جس کے اندر
اللہ تعا لیٰ نے اپنی پہچان کی صلا حیت دال دی ہے انسان کو اللہ کی پہچاننے کی
صلاحیت کے ساتھ ساتھ اس کے اندر ایسی ساکت ہے جب اس کے اندر یہ صلا
حیت متحر ک اور بیدار ہو جا تی ہے تو وہ غیب کی دنیا میںدا خل ہو کر اللہ
تعالیٰ کاعرفان حاصل کرلیتا ہے رو حا نی سلا سل اس وقت دنیا میں دو سو کے
قریب ہیںہر سلسلے میں اللہ کے ناموں کوپڑھا یا جا تا ہے ورد کر وایا جا تا ہے
ذکر کر وایا جا تا ہے لیکن ساتھ ساتھ ہر سلسلے کا امام ہر سلسلے کا خانزدہ
سالقین کو اس بات کی ہدایت کر تے ہیں اللہ کی نشا نیوں میں غورو فکر کر نے
سے اللہ مل جاتا ہے یہ غورو فکر کرنا درا صل مرا قبہ ہے سلسلہ عالیہ عظیمیہ
کے امام حضور قلندربابااولیا ء نے مرا قبہ کو علمی اعتبار سے ہمارے سامنے وضا
حت کے ساتھ بیان کردیا ہے اور اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے معجز بندے کو تو
فیق عطا فرما ئی ہے کہ میں نے بھی مرا قبہ کی عمر سے کتا بوں میں اتنی
زیادہ وضا حت کر دی ہے کہ آدمی اگر سنجیدگی کے ساتھ یقین کے ساتھ غورو
فکر کے ساتھ اور طلبے کے ساتھ ان پہلوئوں پر غور کر ے تو ایسے مرا قبہ کی
صلا حیت حا صل ہو جا تی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے رسول اللہﷺ
کی نسبت سے اور حضور قلندربابااولیا ء کے فیض سے وہ اپنے پہلے اپنی ذات سے
واقف ہو تا ہے پھر اللہ سے واقف ہو تا ہے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے جس نے
اپنے نفس کو یعنی اپنی روح کو پہچان لیا اس نے اپنے رب اللہ کو پہچان لیا جہاں
تک رو ح کو پہچاننے کا تعلق ہے وہ ہمارے سامنے کھلی مثال موت کی ہے کہ
جب موت آجا تی ہے تو وہ رشتے توڑ لیتی ہے جب رشتے توڑ لیتی ہے جو
جسمانی وجود کی تمام حر کات و سکنا ت ختم ہو جا تے اس بات سے کوئی ایک
فرد انکا ر نہیں کر سکتا اس بات سے ہر مذہب کا آدمی عموماً اور مسلمان
خصوصاً واقف ہے کہ یو م ازل اللہ تعالیٰ نے جب کن کہا ساری کائنات وجود

میں آگئی یعنی رو ح اور پھر اللہ تعالیٰ نے ان روحوں کو مخاطب کرکے فرمایا الست بربکم کیامیں تمہا را رب نہیں ہوں روحوں اقرار کر تے ہیں کہ آپ ہمارے رب ہیں اقرار کر نا کہ آپ ہمارے رب اس بات کی شہا دت کہ رو حیں اللہ کو دیکھتی ہیں اللہ کی آواز سن چکی ہیں رو حیں اس بات کا اقرار کر چکی ہیں کہ ہم مخلوق ہیں اور آپ خالق رو حیں اس بات کا اعلان کر چکی ہیں کہ آپ ہمارے رب ہیں ہم سب آپ کے بندے ہیں مختصر یہ ہے کہ روحیں اللہ کی آواز بھی سن چکی ہیں اللہ کو دیکھ بھی چکی ہیں او ر اللہ کی ربوبیت کا اقرار بھی کرچکی ہیں اب ثابت کا کام اتنا ہے کہ وہ اپنی رو ح سے واقفیت حاصل کر لے جب کو ئی سالق اپنے رو ح سے واقفیت حاصل کر لیتا ہے کیونکہ رو ح ازل میں اللہ کو دیکھ چکی ہے اللہ کی آواز سن چکی ہے اور اللہ کی ربوبیت کا اقرارکر چکی ہے جو بندے کے سامنے یو م ازل آجا تا ہے یعنی وہ ا س ہستی کامشاہدہ کر لیتا ہے جس ہستی کا مشا ہدہ روح نے ازل میں کیا وہ اس ہستی کی آواز سن لیتا ہے جس ہستی کی آواز روح نے ازل میں سنی تھی روح نے چو نکہ اللہ کی ربوبیت کو تسلیم کرلیا ہے اس لئے جب کو ئی بندے اپنی روح سے واقف ہو جا تا ہے رو ح جو اس کی اصل ہے مادی وجود آپکا اصل جسم نہیں ہے با طنی وجود مفرو ضہ ہے مادی وجودکی حر کات و سکنا ت اسی وقت تک قائم رہتی ہے جب تک مادی وجود کو رو ح سنبھا لے اور جیسے ہی روح اس جسم سے اپنا رشتہ منقطع کر تی ہے ایک مادی وجود کی حیثیت ایک لاش کے علاوہ ایک

Dade body

علا وہ کچھ نہیں ہو تی آپ اس بات کوپھر سمجھیں کہ رو ح ہماری اصل ہے اگر اس کا نام محمود یا ذید ہے تو محمود اور ذید جسمانی اعتبا ر سے نام ایک شیطان کا ذریعہ تو ہو سکتا ہے لیکن جسم کی حیثیت اسی وقت تک ہے جب تک روح جسم کو سنبھا لے لیتی ہے رو ح اللہ کو دیکھ چکی ہے اسی بات کو سیدنا حضور علیہ الصلوٰ ۃ والسلام نے اس طرح بیان فرمایا ہے من عرف نفس ... فقد عرفہ رب جس نے اپنی روح کو پہچان لیا نفس سے مراد رو ح جس نے اپنی رو ح کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا کیوں اس لئے کہ روح ازدل میں اللہ کو دیکھ چکی ہے روح ازل میں اللہ کی آواز سن چکی ہے روح سے واقفیت کس طرح ہو یہ ہم سب جا نتے ہیں کہ روح جسم کے اندر روح گہرائی ہے رو ح حقیقت ہے روح فکشن نہیں ہے تو روح تلاش کر نے کے لئے ب نیا دی بات یہ ہے کہ ہمیں اپنے اندر اپنے انر میں جھانکنا ہو گا انر میں جھا نکنے کا انر کو تلاش کر نے کا من میں ڈوب جانے کا طریقہ یہ ہے کہ آدمی دنیا وی آرا ئش سے دنیا وی معاملات سے عارضی طور پر ...آپ سب حضرات اس مبا رک اور مسرور دن مرا قبہ ہال اٹک میں جمع ہو ئے بلا شبہ یہ بہت بڑی سعادت اللہ نے آپ کو عطا فرما ئی ہے آپ نے آج اس فقیر کواس سعادت میں شریک کیا آپ نے ساتھ ہی ساتھ اس فقیر کی با تیں سنی خدا حافظہ اختتام